19واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 10 فروری 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ صحت

بروز جمعرات 12 نومبر 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ساہیوال: ڈی ایچ کیو ہسپتال وارڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2514: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں کس کس مرض کے وارڈز ہیں، ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ؟

(ب) ہر وارڈ میں ڈاکٹروں کی تعداد وارڈ وائز بتائیں، کس کس وارڈ میں مریضوں کی تعداد کے مطابق ڈاکٹرز کم ہیں ؟

(ج) کس کس مرض کے سپیشلسٹ ڈاکٹرز نہ ہیں، ان میں سپیشلسٹ تعینات نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

(د) اس ہسپتال میں کون کون سے سپیشلسٹ ڈاکٹر تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور جس شعبہ کے یہ ماہر ہیں، کی تفصیل بتائیں ؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال 15 وارڈز پر مشتمل ہے اس میں 464 بیڈز ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل سپیشلسٹ ڈاکٹرز بمعہ ان کا عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

بروز جمعرات 12 نومبر 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

صوبہ کے ہسپتالوں میں کام کرنے والے ٹیکنیکل پیرامیڈیکل سٹاف کا سروس سٹرکچر بنانے کی تفصیلات

*2759: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے ہسپتالوں میں لیبارٹری ایٹنڈنٹ اور آپریشن تھیٹر ایٹنڈنٹ کو سکیل 5 تا 17 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی مرتب کرنے کا نوٹیفکیشن جاری ہو گیا ہے؟

(ب) کیا حکومت پنجاب ٹیکنیکل پیرامیڈیکل سٹاف جو کہ میٹرک سائنس کی بنیاد پر بی ایس 2 میں ملازم بھرتی ہوتے ہیں، ریٹائرمنٹ تک اسی سکیل میں رہتے ہیں حکومت ان کا سروس سٹرکچر اور پروموشن پالیسی مرتب کرنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی نہیں! یہ درست نہ ہے۔ چونکہ لیبارٹری ایٹنڈنٹ اور آپریشن تھیٹر ایٹنڈنٹ بنیادی سکیل نمبر 2 میں آتے ہیں اور انہوں نے کوئی بنیادی ٹیکنیکل ٹریننگ یا ڈپلومہ نہیں کیا ہوتا۔ مزید براں محکمہ صحت حکومت پنجاب کا نوٹیفکیشن نمبر (NIH)07-12-2010 (Paramedic) مورخہ 24-11-2011 بنیادی سکیل 5 سے 15 کے پیرامیڈیکل ملازمین کے لئے ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے تمام میڈیکل انسٹیٹیوٹس / ہسپتال کے گریڈ 2 کے پیرامیڈیکل سپورٹنگ سٹاف کے لئے مورخہ 18-12-2012 سے -/Rs. 1500 ماہوار ہیلتھ رسک الاؤنس شروع کر دیا ہے۔

اور سکیل نمبر 1 تا سکیل نمبر 4 کے ملازمین کو گورنمنٹ نے 10 سال کی سروس پر اگلے سکیل میں ترقی دے دی ہے۔ بحوالہ گورنمنٹ لیٹر نمبر (FD.PC.39-14/44(Pt.IV) (APCA/2008)

مورخہ 2014-06-17 کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

بروز جمعرات 12 نومبر 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2819: میاں طاہر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں گریڈ وائز کتنی ہیں؟

(ب) کتنی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں اور ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس ہسپتال میں ڈاکٹرز، سرجن اور سپیشلسٹ کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو جلد از جلد پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں 1202 ہیں جن کی گریڈ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کل 391 اسامیاں خالی ہیں (گزیٹڈ 221 نان گزیٹڈ 170)

(i) اسسٹنٹ اور ایسوسی ایٹ پروفیسر کی ایڈہاک پر بھرتی کی اجازت ملی ہے اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔

(ii) گریڈ 1 تا 16 کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لیے اخبار میں اشتہار دیا گیا ہے اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔ الیکشن اور بعض تکنیکی پابندیوں کی وجہ سے دیر ہوئی۔

(ج) ادارہ ہذا میں ڈاکٹرز، سرجن اور اسپشلسٹ کی منظور شدہ اسامیاں 265 ہیں جن میں سے 87 اسامیاں پر ہیں اور 178 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد ایک خود مختار ادارہ ہے۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے FIC کی خالی اسامیوں پر ایڈہاک پر بھرتی کرنے کا اختیار ادارہ ہذا کو دے رکھا ہے تاہم حکومت پنجاب PPSC کے ذریعے بھی خالی اسامیوں پر تعیناتی کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

بروز جمعرات 12 نومبر 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

فیصل آباد: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2820: میاں طاہر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کب، کتنی لاگت سے تعمیر ہوا، اس کی بلڈنگ کتنے بلاکس اور بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، روزانہ کتنے مریض ایمرجنسی میں داخل کئے جاتے ہیں؟

(ج) اس ہسپتال کے لئے سال 13-2012 اور 14-2013 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی؟

(د) اس ہسپتال کے ان سالوں کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس ہسپتال میں اس وقت کون کونسی مسنگ فسیلٹیز ہیں، حکومت کب تک ان کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کی OPD کا افتتاح 13 نومبر 2007 کو ہوا۔ اس کی تعمیر پر 776.247 ملین لاگت آئی، یہ 202 بیڈز پر مشتمل ہے اور اس کے مندرجہ ذیل بلاکس ہیں:۔

(1) مین ہسپتال بلڈنگ (الف) 4 منزلیں (ب) بیسمنٹ

(2) ڈاکٹرز ہوسٹل 4 منزلہ

(3) نرسنگ ہاسٹل 4 منزلہ

(ب)اس وقت ہسپتال ہذا کی ایمر جنسی 18 بیڈز پر مشتمل ہے اور روزانہ تقریباً 32 مریض ایمر جنسی میں داخل ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ایمر جنسی میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کے لیے موجودہ ADP میں سکیم شامل کی گئی ہے جس کا تخمینہ 149.431 ملین روپے ہے۔اس سال اس سکیم کے لیے 50 ملین مختص کیے گئے ہیں۔ سکیم مکمل ہونے پر ایمر جنسی بیڈز کی تعداد 18 سے بڑھ کر 66 ہو جائے گی۔

(ج)

مختص رقم برائے سال 13-2012 - Rs. 635,195,000/-

مختص رقم برائے سال 14-2013 - Rs. 843,987,000/-

مختص رقم برائے سال 15-2014 - Rs. 707,369,000/-

(د)اخراجات برائے سال 13-2012 - Rs. 620,648,000/-

آمدن برائے سال 13-2012 - Rs. 31,824,000/-

اخراجات برائے سال 14-2013 - Rs. 821,848,000/-

آمدن برائے سال 14-2013 - Rs. 46,457,000/-

آمدن برائے سال 15-2014 - Rs. 50,334,000/-

(ہ)ہسپتال ہذا میں درج ذیل مسنگ فسلیٹیز ہیں:۔

CT انجیو گرافی مشین، رہائش گاہیں، سٹاف کالونی، مسافر خانہ، OPD کی علیٰحدہ بلڈنگ، جدید پارکنگ سہولت CT انجیو گرافی مشین کی سکیم پچھلے سال ADP میں شامل ہونے کے لیے PC-I موصول ہو گیا تھا مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے سکیم ADP میں شامل نہ ہو سکی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

بروز جمعرات 12 نومبر 2015 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: سروسز ہسپتال میں وارڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2832: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنے وارڈز / بلاک ہیں؟

(ب)اس ہسپتال میں پروفیسرز کی تعداد کتنی ہیں،ان کے نام،عہدہ،گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج)اس ہسپتال میں پروفیسرز کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور یہ کس کس وارڈز اور مرض کے پروفیسرز کی ہیں،ان پر تعیناتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان پروفیسرز پر اس ہسپتال کے کس کس آفیسر کو چیک اینڈ بیلنس کا اختیار حاصل ہے؟

(ہ)ان آفیسرز کی حاضری کی چیکنگ کون کرتا ہے؟

(و)اس وقت کتنے پروفیسر لمبی رخصت پر ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کل 47وارڈز ہیں اور 4بلاک ہیں۔

(ب)ہسپتال ہذا میں پروفیسرز کی کل تعداد 39 ہے 27پروفیسرز ریگولر کام کر رہے ہیں اور دو پروفیسرز Acting Charge Basis پر اور 10اسامیاں خالی ہیں پروفیسرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)اس وقت ہسپتال ھذا میں پروفیسرز کی 10اسامیاں خالی ہیں پروفیسر آف میڈیسن کی اسامی 14-09-2015 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف سرجری 09-09-2015 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف ریڈیالوجی 24-05-2015 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف آرتھوپیڈک سرجری 08-01-2016 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف انستھیزیا 08-01-2016 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف ڈینٹسٹری 01-07-2004 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف اناٹومی 26-12-2015 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف ہیماٹولوجی 01-10-2013 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف کیمیکل پیتھالوجی 01-07-2014 سے خالی ہے۔ پروفیسر آف فرنزک میڈیسن 18-11-2009 سے خالی ہے حکومت سے درخواست کی جاتی ہے کہ پروفیسرز کو ٹرانسفر کر کے خالی اسامیاں پر کی جائیں پروفیسرز کی vacancy position کی تفصیل ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سروس رولز کے مطابق پروفیسرز کی تعیناتی مندرجہ ذیل طریقے سے ہوتی ہے نمبر 1 پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے۔ نمبر 2 ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی بطور پروفیسر ترقی۔ جب بھی پروفیسر کی Initial Recruitment کی اسامی خالی ہوتی ہے تو محکمہ صحت پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تعیناتی کے لئے Requisition بھجوا دیتا ہے اور پروموشن کوٹہ کے لئے جو بھی ایسوسی ایٹ پروفیسر رولز کے مطابق اہل ہوتا ہے اس کا ورکنگ پیپر صوبائی سلیکشن بورڈ کو ترقی کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ سمز و سروس ہسپتال لاہور میں پروفیسرز کی جو اسامیاں خالی ہیں ان کو پر کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(د)۔ پرنسپل سمز / سروسز ہسپتال لاہور۔

(ہ)۔۔ پرنسپل سمز / سروسز ہسپتال لاہور۔

(و)۔اس وقت کوئی بھی پروفیسر لمبی رخصت پر نہیں ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)</u>

<u>پنجاب میں ہسپتالوں کا وسیع نیٹ ورک و دیگر تفصیلات</u>

*704: <u>ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پورے پنجاب میں بیماریوں کے علاج کے لئے ہسپتالوں اور ہیلتھ سنٹرز کا وسیع نیٹ ورک ہے؟

(ب) یقیناً محکمہ صحت کے اہلکار و آفیسر نگرانی اور Facilitation کے لیے تعینات ہیں لیکن کیا وزیر صحت منتخب نمائندوں پر مشتمل مانیٹرنگ کمیٹی بنانے کا کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2013 تاریخ ترسیل 20 جولائی 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ صحت کے اہلکار اور آفیسرز کی مانیٹرنگ Facilitation کی تعیناتی کے علاوہ چیف منسٹر کی ہدایت پر ممبرز قومی وصوبائی اسمبلی پر مشتمل کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو اپنے اپنے حلقے میں واقع سرکاری ہسپتالوں میں موجود مریضوں کی صحت کے متعلقہ سہولیات کی مانیٹرنگ اور نشاندہی کرتے ہیں۔

گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن نمبر So(PH)9-98/2002(CCRC) مورخہ 11-07-2013 کے مطابق مندرجہ ذیل کمیٹیاں بنادی گئی ہیں،(نوٹیفکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

1	2	3
(1) گلبرگ ٹاؤن	جناب، خواجہ عمران نذیر MPA جناب، ماجد ظہور MPA جناب، سیف الملوک MPA	پروفیسر، ڈاکٹر عارف محمود صدیقی پروفیسر آف میڈیسن AMIC جناح ہسپتال لاہور 0333-4232211۔
(2) سمن آباد ٹاؤن	جناب، باؤ اختر MPA جناب، محسن لیطف MPA جناب، چوہدری گلزار MPA	ڈاکٹر طاہر بشیر۔ ایسویٹ پروفیسر آف میڈیسن SIMS سروسز ہسپتال لاہور۔ 0333-8554514
(3) عزیز بھٹی ٹاؤن	جناب، غزالی سلیم MPA جناب، ملک وحید MPA جناب، چوہدری گلزار MPA	ڈاکٹر باسط علی، ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سر گنگارام ہسپتال لاہور 0300-4223278
(4) داتا گنج بخش ٹاؤن	جناب، میاں مرغوب MPA جناب، یاسین سوہل MPA جناب، چوہدری شازیب MPA	ڈاکٹر ساجد عبید اللہ ایسوسی ایٹ پروفیسر آف میڈیسن میو ہسپتال لاہور (0300-8403889)
(5) شالیمار ٹاؤن	جناب، وحید گل MPA جناب، حبیب اعوان MPA جناب رمضان صدیق بٹ	ڈاکٹر اقبال احمد اظہر۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر اف پیڈیٹرک میڈیسن میو ہسپتال لاہور۔

	MPA	(0300-9421706)
(6) نشتر ٹاؤن / واہگہ ٹاؤن	جناب، میاں نصیر MPA جناب، توصیف شاہ	ڈاکٹر تنویر السلام۔ایسوسی ایٹ پروفیسر آف میڈیسن PGMI لاہور جنرل ہسپتال لاہور (0300-4247646)

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

لاہور: گلبرگ ٹاؤن میں لیڈی ہیلتھ سپروائزرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2323: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں کل کتنی لیڈی ہیلتھ سپروائزر ہیں نیز ان کے نام، عہدہ و گریڈ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں موجود لیڈی ہیلتھ سپروائزر کتنے عرصہ سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں؟

(ج) گلبرگ لاہور میں موجود لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو ماہانہ کس حساب سے اعزازیہ دیا جاتا ہے نیز محکمہ صحت کی طرف سے ان کو کیا کیا سہولیات میسر ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) گلبرگ لاہور میں سال 2010 میں کتنی لیڈی ہیلتھ سپروائزر تھیں اور سال 2011 کو کتنی لیڈی ہیلتھ سپروائزر تھیں سال وائز الگ الگ مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز سال 2010 اور سال 2011 میں دی جانے والی سہولیات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 3 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں اس وقت تین لیڈی ہیلتھ سپروائزر کام کر رہی ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

۱) خدیجہ عباسی ۲) مریم نصیر ۳) نصرت امین

حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ کے احکامات کی روشنی میں یکم جولائی 2012 سے لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کے تمام سٹاف جن میں لیڈی ہیلتھ سپروائزر بھی شامل ہیں کو مستقل کرنے کا نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے جس کے مطابق لیڈی ہیلتھ سپروائزرز گریڈ سات دیا گیا ہے اوران کو گریڈ سات کے مطابق تنخواہ دی جارہی ہے۔

(ب) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں موجود تینوں لیڈی ہیلتھ سپروائزر سال 1996ء سے اپنی ڈیوٹی سر انجام دے رہی ہیں۔

(ج) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں موجود تینوں لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو ماہانہ تنخواہ گریڈ سات کے مطابق مبلغ۔/15,532 روپے دی جاتی ہے نیز محکمہ کی جانب سے خدیجہ عباسی لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو گاڑی اور ڈرائیور کی سہولت میسر ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو گریڈ پانچ کے مطابق مبلغ۔/17327 روپے ماہانہ تنخواہ ادا کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ لیڈی ہیلتھ سپروائزر کو فیلڈ ڈیوٹی کے لئے ماہانہ ستر لیٹر پیٹرول اور گاڑی کی مرمت کے لئے ماہانہ 1500 روپے دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پروگرام کے تمام ملازمین کو پنجاب گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق پینشن کی ادائیگی بھی کی جائے گی۔ مزید براں مذکورہ بالا سٹاف پر 1981 کے ترمیم شدہ چھٹیوں کے قوانین بھی لاگو ہیں۔

(د) گلبرگ ٹاؤن لاہور میں سال 2014 اور 2015 میں یہی تین لیڈی ہیلتھ سپروائزرز کام کررہی تھیں۔ سال 2014 اور 2015 میں لیڈی ہیلتھ سپروائزر خدیجہ عباسی کو 840 لیٹر پیٹرول سالانہ اور۔/18000 روپے سالانہ گاڑی کی مرمت کی مد میں دیئے گئے۔ جبکہ لیڈی ہیلتھ سپروائزرز مریم نصیر اور نصرت امین کو Fixed Travelling Allowance (FTA) کی مد میں سالانہ۔/20,160 روپے ادا کئے گئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)</u>

<u>ضلع بہاولنگر: بی ایچ یو چک نمبر 235/9 آر کا آغاز و دیگر تفصیلات</u>

*2388: <u>محترمہ نگہت شیخ</u>: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر کے چک 235/9-R میں بی ایچ یو کو کب Operational کیا گیا اور سٹارٹ کئے گئے سال میں اس کو کتنا فنڈ جاری کیا گیا؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یو میں کل کتنا سٹاف ہے تمام سٹاف کے نام، پتہ اور عہدہ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز شروع سے اب تک اس بی ایچ یو میں کل کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 17 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) BHU 235/9R سال 1981 میں Operational کیا گیا اور پہلے سال میں مبلغ۔/8000 روپے فنڈ جاری کیا گیا۔

(ب) اس وقت مذکورہ بی ایچ یو میں درج ذیل سٹاف تعینات ہے۔

۱۔ مشتاق ہیلتھ ٹیکنیشن

۲۔ عبدالستار ڈسپنسر

۳۔ محمد وقاص کمپیوٹر آپریٹر

۴۔ شاہد نواز سکول ہیلتھ نیوٹریشن سپر وائزر

۵۔ رابعہ مدثر، LHV

۶۔ عنیزہ رفیق LHV

۷۔ منزہ طفیل، کمیونٹی مڈوائف

۸۔ رمضان، چوکیدار

۹۔ محمد اقبال، نائب قاصد

نیز بجٹ اور ڈیمانڈ کے مطابق آج تک۔/Rs. 1122000 کی ادویات فراہم کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

صوبہ میں موجود میڈیکل سٹورز پر فارماسسٹ کی موجودگی و دیگر تفصیلات

*2484: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے پنجاب بھر میں جگہ جگہ موجود میڈیکل سٹورز (فارمیسی) کو جدید تقاضوں کے مطابق مربوط بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر میڈیکل سٹورز بنیادی طور پر فارمیسی کا درجہ ہی نہیں رکھتے بلکہ ادویات کے جنرل سٹور ہیں جہاں کوئی فارماسسٹ موجود ہی نہیں ہوتا؟

(ج) حکومت نے صوبہ میں میڈیکل سٹور کھولنے کے لئے فارماسسٹ کی پابندی پر مؤثر عمل درآمد کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں میڈیکل سٹورز پر بغیر کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کے تجویز کردہ نسخہ پر ادویات فروخت کرنے کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر صحت

(الف) مروجہ قوانین پنجاب ڈرگ رولز 2007 کے مطابق میڈیکل سٹورز کے لئے B کیٹیگری ہونا لازمی ہے اور B کیٹیگری فارمیسی اسسٹنٹ اور فارمیسی ٹیکنیشن کو جاری ہوتی ہے۔ اور ان کوالیفائیڈ پرسن کا میڈیکل سٹور پر موجود ہونا ضروری ہے۔ جبکہ فارمیسی کھولنے کے لئے رجسٹرڈ فارماسسٹ کا فارمیسی پر موجود ہونا اور فارمیسی کو سپروائز کرنا ضروری ہے۔ فارمیسی A کیٹیگری کے جسٹرڈ فارماسسٹ کو ایشوء ہوتی ہے۔ یہ فارمیسی ایکٹ 1967 کے سیکشن I 24 کے مطابق رجسٹرڈ A اور B بنائے گئے ہیں۔

(ب) پنجاب میں ادویات کی فروخت کے لئے میڈیکل سٹور اور فارمیسی دونوں کی اجازت ہے۔ میڈیکل سٹور کا لائسنس B کیٹیگری پر ایشو ہوتا ہے۔ اور میڈیکل سٹور پر شیڈول G کی ادویات فروخت کرنے کی ادویات ممانعت اور میڈیکل سٹور کا کوالیفائیڈ کا کوالیفائیڈ پرسن فارمیسی ٹیکنیشن یا فارمیسی اسسٹنٹ ہوتا ہے۔ جس کا میڈیکل سٹور پر موجود ہونا ضروری ہے۔

فامیسی کا لائسنس A کیٹیگری پر ایشوء ہوتا ہے۔ جو کہ فارماسسٹ کو ایشو ہوتا ہے اور پنجاب ڈرگ رولز 2007 کے مطابق فارماسسٹ کا فارمیسی پر ہونا ضروری ہے۔

(ج) حکومت نے صوبہ بھر میں میڈیکل سٹور کھولنے کے لئے فارماسسٹ کی پابندی پر موثر عمل درآمد کے لئے رولز بنائے ہیں۔ اور فارمیسی کھولنے سے پہلے ڈرگ انسپکٹر اور سیکریٹری ڈسٹرکٹ کوالٹی کنٹرول بورڈ فارمیسی کی جگہ کی انسپکشن کرتے ہیں۔ اور فارماسسٹ سے حلف نامہ لیا جاتا ہے کہ وہ اس

فارمیسی کی نگرانی کرے گا اور ڈرگ انسپکٹر کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ فارمیسی پر فارماسسٹ کی موجودگی کو یقینی بنانے کے لئے مختلف اوقات میں انسپیکشن کرے گا۔

اس کے علاوہ چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب 2016-01-14 کو تمام ای ڈی او ہیلتھ کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔ جس کی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور ڈرگ کنٹرولر کو بھی ہدایات جاری کی ہیں جس میں فارمیسی پر کوالیفائیڈ پرسن کی موجودگی پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائے جانے کا کہا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

لاہور: سروسز ہسپتال میں ڈائیلسز مشینوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2829: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کتنی ڈائیلسز مشینیں ہیں اور یہ کہاں کہاں پر نصب ہیں؟

(ب) یہ مشینیں کب خرید کی گئی تھیں، ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ج) ان مشینوں کو کون کون Operate کرتا ہے ان کا نام، عہدہ، گریڈ کیا کیا ہیں؟

(د) ان میں سے کس کس کو کہاں کہاں سے تربیت دلوائی گئی؟

(ہ) ان مشینوں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے مرمت / دیکھ بھال کے اخراجات سال وائز بتائیں؟

(و) ان مشینوں پر ڈیلی کتنے مریضوں کا ڈائیلسز کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال میں کل نو (09) ڈائیلسیسز مشینیں ہیں، سات مشینیں یورالوجی وارڈ ایمرجنسی کے اوپر پہلی منزل اور دو مشینیں میڈیکل اسپیشل وارڈ کے ساتھ گراؤنڈ فلور پر نصب ہیں۔

(ب) آٹھ (08) مشینیں 2004ء میں بذریعہ PC-1 سے خریدی گئیں اور ان پر کل لاگت چھ ملین روپے آئی ایک مشین 2010ء میں عطیہ میں دی گئی۔

(ج)   ان تمام مشینوں کو ڈائیلسیسز ٹیکنیشن اور، کوالیفائڈ نیفرالوجسٹ کی زیر نگرانی Operate کیا جاتا ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)   نیفرالوجسٹ پاکستان کالج آف فزیشن اینڈ سرجن سے کوالیفائیڈ ہے اور 2007ء میں ایف سی پی ایس (نفرالوجی) میں پاس کیا جبکہ ٹریننگ نفرالوجی یونٹ شیخ زید ہسپتال لاہور سے حاصل کی

(ہ)   ان مشینوں کی دیکھ بھال / مرمت کے سالانہ اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال 12-2011   Rs. 14,11,200/-

سال 13-2012   Rs. 1, 72, 800/-

(و)   ان مشینوں پر روزانہ تین شفٹوں کے دوران 30 مریضوں کا ڈائیلسیسز کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

لاہور: سروسز ہسپتال میں سرکاری گاڑیوں اور ایمبولینسز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2833: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں اور ایمبولینسز ہیں؟

(ب) سرکاری گاڑیوں کے نمبر، ماڈل اور یہ کس کس مقصد کے لئے ہیں؟

(ج) ایمبولینسز مریضوں کے علاوہ کس کس مقصد کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں؟

(د) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس ہسپتال کی سرکاری ایمبولینسز مریضوں کی بجائے اس ہسپتال کے ایم ایس، ایڈیشنل ایم ایس، ڈی ایم ایس اور ان کی فیملی کے ذاتی استعمال میں لائی جارہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس بابت انکوائری ایف آئی اے یا ڈی جی اینٹی کرپشن پنجاب کے کسی ایماندار آفیسر سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کے پاس 10 سرکاری گاڑیاں اور 8 ایمبولینسز ہیں۔

(ب)لوڈر،LEG-6317ماڈل2008،لوڈرLOK-3024ماڈل1991سٹاف کار
LEG-130ماڈل2007سوزوکی کلٹسLXW-3707ماڈل2001سوزوکی کلٹس
LZN-1993ماڈل2005سوزوکی جیپLHK-7781ماڈل1984بیڈفورڈبس-LHO
4706ماڈل2005سوزوکی کیری ڈبہLOG-2777ماڈل1991سوزوکی کیری ڈبہ
LOG-890ماڈل1991سوزوکی کیری ڈبہLXK-9901ماڈل2000

(ج)ایمبولینس پر مریضوں کو ہسپتال سے ہسپتال شفٹ کرتے ہیں۔ایمرجنسی کی صورت میں فلڈ، بم بلاسٹ یا کوئی ایمرجنسی آئے تو مریضوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔بس پر ہسپتال کے ملازمین کو لایااور لیجایا جاتا ہے۔جبکہ سٹاف کار سرکاری میٹنگز کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

(د)ہسپتال ہذا کی سرکاری ایمبولینسز صرف مریضوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ کوئی آفیسر زاس کی فیملی استعمال نہیں کرتی۔

(ہ)اس بابت کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اگر کوئی شکایت وصول ہوئی تواس کی انکوائری ایف آئی اے یاڈی جی اینٹی کرپشن پنجاب کے کسی ایماندار آفیسر سے کروائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب9فروری2016)

لاہور:سروسز ہسپتال میں طبی مشینری کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2941: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور سروسز ہسپتال میں کتنی الٹرا ساؤنڈ مشین اور دیگر کون کون سی طبی مشینری ہے؟

(ب)یہ مشینری کب، کتنی مالیت میں خرید کی گئی تھی؟

(ج)ان کی سال12-2011اور13-2012میں مرمت پر کتنی رقم خرچ کی، تفصیل مشینری وائزبتائیں؟

(د)اس وقت کون کونسی مشینری کب سے بند اور خراب پڑی ہے؟

(ہ)ان کی بندش اوران کو چالو نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیاحکومت اس خراب مشینری کی مرمت پر خرچ کردہ رقم کی تحقیقات اینٹی کرپشن پنجاب کی انجینئرنگ ونگ یا ایف آئی اے یا دیگر کسی وفاقی ادارے سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کل 23 الٹراساؤنڈ مشینیں ہیں، ان میں سے 17 مشینیں مختلف ڈیپارٹمنٹ میں ٹھیک کام کر رہی ہیں 4 مشینیں غیر فعال اور دو مشینیں خراب ہیں جن کی مرمت کا کام جاری ہے اور دیگر 60 ہزار سے زائد طبی مشینری ہے۔

(ب) سروسز ہسپتال لاہور میں 60 ہزار سے زائد مشینری ہے جو مختلف سالوں میں پرچیز کی گئی۔ جن کی اندازاً مالیت ایک ارب روپے ہے۔

(ج) سال 12-2011 اور 13-2012 میں جو رقم ان کی مرمت پر خرچ ہوئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) اس وقت سروسز ہسپتال لاہور میں 38 مختلف مشینیں خراب ہیں جن کی مرمت کا کام PPRA RULES 2014 کے مطابق جاری ہے۔

(ہ) مشینوں کا خراب ہونا معمول کا عمل ہے اور ان خرابیوں کو دستیاب وسائل کے ذریعے سے سرکاری طریقہ کار اور PPRA Rules 2014 کے مطابق مرمت اور درست کروایا جاتا ہے اصول وضوابط کی روشنی میں مارکیٹ کی مد مقابل فرموں میں سے بہتر معیار اور ارزاں نرخ والی فرم کو مرمت کا کام ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے اس عمل میں ضروری وقت خرچ ہوتا ہے یہ بات خوش آئندہ ہے کہ سروسز ہسپتال میں مروجہ طریقہ کار کے مطابق زیادہ مشینری ٹھیک کروائی جا چکی ہے اور صرف چند مشینوں کی تکنیکی ومالی پیچیدگیاں درست کروانے کا عمل جاری ہے۔

(و) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک مسلسل عمل ہے اور اس پر خرچ کردہ رقم کے بارے میں کوئی شکایت نہ ملی ہے اگر ایسی کوئی شکایت وصول ہوئی تو حکومت / محکمہ صحت پنجاب اس کی تحقیقات متعلقہ ادارے سے کروائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

ساہیوال: ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں و دیگر تفصیلات

*3055: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ساہیوال میں ڈاکٹرز کی عہدہ وائز اور گریڈ وائز منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کل پُر اسامیاں 232

خالی اسامیاں 73

کل منظور شدہ اسامیاں 305

ڈاکٹرز کی خالی اسامیاں واک ان انٹرویو کے ذریعے پُر کی جا رہی ہیں کلاس 4 کی پچھلے سال میں 32 خالی اسامیاں پر کی گئی ہیں اور بقایا خالی اسامیوں کی بھرتی کا پراسس جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

سرگودھا: ڈسٹرکٹ ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے مختص بجٹ و دیگر تفصیلات

*3077: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے، کیا وہ بجٹ وہاں کے مریضوں کی ضرورت کے لئے کافی ہے؟

(ب) کیامذکورہ ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریض بچوں کے لئے لیبارٹری کی سہولت موجود ہے نیز ہسپتال میں مذکورہ مرض کے بچوں کے لئے کون کونسی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج)) کیامذکورہ ہسپتال میں ان بچوں کے لئے الگ وارڈ بنایا گیا ہے، اگر بنایا گیا ہے تو اس وارڈ میں تعینات ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تفصیل مع نام مہیا کی جائے؟

(تاریخ وصولی 6 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) تھیلیسیمیا کے مریض میں مبتلا بچوں کیلئے علیٰحدہ بجٹ مختص نہ ہے تاہم اس مرض میں مبتلا ان ڈور/آؤٹ ڈور مریضوں کو علاج و معالجہ کی مفت سہولیات میسر کی جاتی ہیں۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں لیبارٹری کی سہولت موجود ہے۔ اس مرض میں مبتلا مریضوں کے مندرجہ ذیل ٹیسٹ ایچ بی، ٹی ایل سی، ڈی ایل سی، آر بی سی اور ریکٹ کاؤنٹ ہسپتال ہذا کی لیبارٹری میں ہو جاتے ہیں۔ تاہم اس مرض کے لئے مخصوص ٹیسٹ HBF کروانے کیلئے پرائیویٹ لیبارٹری سے مدد لی جاتی ہے۔

مریضوں کو حسب ضرورت بلڈ ٹرانسفیوژن کی سہولت میسر ہے اس کے علاوہ ہر قسم کی انٹی بائیوٹک اور ڈرپس برانیولا ہسپتال سے مہیا کیا جاتا ہے۔

بچوں کی تلی کے آپریشن کیلئے ماہر سرجن کی سہولت مذکورہ ہسپتال میں میسر ہے۔

خون میں آئرن کی زیادتی کو کنٹرول کرنے کیلئے سرگودھا میں موجود دوسرے ہسپتالوں کی سہولیات کو استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کے لئے علیٰحدہ وارڈ نہ ہے تاہم مرض میں مبتلا بچوں کو بچہ وارڈ میں داخل کیا جاتا ہے۔ جہاں پر امراض بچگان ڈاکٹر علاج کرتے ہیں۔ ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر ارشد رؤف چوہدری، سینئر چلڈرن سپیشلسٹ، ڈاکٹر خواجہ محمد ارشد، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈاکٹر رابعہ ہاشم، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈاکٹر عطاالله نیازی چلڈرن سپیشلسٹ، ڈاکٹر ساجد شیرازی، ڈاکٹر سائرہ

انجم،ڈاکٹر سید حسن وجاہت،ڈاکٹر سمعیہ،ڈاکٹر انعم،ڈاکٹر فیصل،ایم اوز،اور ڈاکٹر عغفران،ڈاکٹر اقصیٰ، ڈاکٹر وقار النساء،ڈاکٹر حرا،ڈاکٹر حامد مجتبیٰ،ڈاکٹر عمبرین ظفر،ڈاکٹر نسیم عباس،ڈاکٹر عروج،ڈاکٹر سنیلا شوکت اور ڈاکٹر نزہت بشیر پی جی آر ٹرینی اور 10 عدد چارج نرسز ڈیوٹی روسٹر کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دیتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

صوبہ کے سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کی تفصیلات

*3080: محترمہ حنا پرویزبٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آج کل شوگر کی مرض کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے اور جب یہ مرض کسی کو لگ جائے تو پھر اسے ساری زندگی ادویات کھانا پڑتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مرض کی سنگینی اور مریضوں کی تعداد کے پیش نظر پنجاب کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت سرکاری ہسپتالوں میں شوگر کے مریضوں کو مفت ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز حکومت جناح ہسپتال لاہور میں اس مقصد کے لئے بنائے گئے Diabetic Management Centre کے لئے لیب بنوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 6نومبر 2013 تاریخ ترسیل 22جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) جی ہاں! آج کل شوگر کے مرض کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے اور جب یہ مریض کسی کو ایک دفعہ لگ جاتا ہے تو اسے ساری زندگی ادویات پر گزارتی پڑتی ہے۔

(ب) جی نہیں! سارے ہسپتالوں میں شوگر کیلئے علیٰحدہ ڈیپارٹمنٹ نہیں ہیں بلکہ شوگر کے مریض سارے ہسپتالوں میں میڈیسن ڈیپارٹمنٹ میں دیکھے جاتے ہیں۔ البتہ کچھ بڑے ہسپتالوں میں علیٰحدہ سے Diabetic Clinic کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ سروسز ہسپتال اور جناح ہسپتال لاہور

(ج)جناح ہسپتال لاہور میں شوگر کے تمام مریضوں کو مفت ادویات مل رہی ہیں۔ نیز جناح ہسپتال لاہور میں اس مقصد کیلئے بنائے گئے Diabetic Management Centre کیلئے لیب بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

نکانہ صاحب:ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں ودیگر تفصیلات

*3090:ملک ذوالقرنین ڈوگر:کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)ڈسٹرکٹ ہسپتال ننکانہ صاحب میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں منظور ہیں اور کتنی کب سے خالی پڑی ہیں، وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب)کیا محکمہ صحت ان خالی اسامیوں پر ڈاکٹرز کے تقرر کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک اور نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 7نومبر 2013تاریخ ترسیل 24جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب میں ڈاکٹرز کی منظور شدہ کل اسامیاں ساٹھ (60)ہیں۔ جن میں سے اس وقت اکیس (21)ڈاکٹرز تعینات ہیں اور انتالیس (39)اسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہوئی ہیں۔ان میں سے بعض اسامیاں اکثر و بیشتر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اور ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کے اخباری اشتہار کے ذریعے پرُہوتی رہی ہیں لیکن اکثر ڈاکٹرز اپنی ڈیوٹی جائن کرنے کے بعد یا تو اپنی ٹرانسفر کروالیتے ہیں یا ملازمت ہی چھوڑ جاتے ہیں۔

(ب)جی ہاں! محکمہ صحت گورنمنٹ آف پنجاب اور ضلعی حکومت ننکانہ صاحب ڈاکٹرز کی ان خالی اسامیوں کو پرُ کرنے کے لیے ہمہ تن کوشاں ہے۔اس سلسلہ میں ضلعی حکومت ننکانہ صاحب نے ڈاکٹرز کی بھرتی کے لئیے متعدد بار اخباری اشتہار بھی دیئے ہیں اور گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے تحت واک ان انٹرویوز بھی جاری ہیں جو کہ بروز ہفتہ کو ہوتے ہیں

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

فیصل آباد:الائیڈ ہسپتال میں بھرتی و دیگر تفصیلات

*3107:جناب احسن ریاض فتیانہ:کیاوزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور اس سے Attach میڈیکل کالج میں یکم جنوری 2012 سے آج تک کتنے افراد کو کس کس عہدہ، گریڈ میں بھرتی کیا گیا ہے،ان کے نام،ولدیت، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں ؟

(ب)یہ بھرتی کس کس اتھارٹی کی اجازت سے ہوئی ہے ان کا نام،عہدہ اور گریڈ بتائیں ؟

(ج)کیا تمام بھرتیوں سے قبل بھرتی کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا تو ان اخبارات کے نام اور تاریخ مع کاپی بتائیں ؟

(د)کیا یہ بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں تو میرٹ کس کس نے تیار کیا تھا؟

(ہ)کیا ان بھرتیوں کے خلاف کوئی شکایات موصول ہوئی تھیں تو اس پر کیا کارروائی کی گئی ؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف)یکم جنوری 2012 سے آج تک پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں کوئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں یکم جون 2012 سے آج تک جتنے ملازمین بھرتی کیے گئے ان کے نام، گریڈ اور ایڈریس کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں بھرتی گورنمنٹ کی نوٹیفائیڈ پروموشن و سیلیکشن کمیٹی کی اجازت سے کی گئی جس کے ممبر مندرجہ ذیل تھے۔

پہلی بھرتی کمیٹی سال 2015

1۔ڈاکٹر راشد مقبول میڈیکل سپرٹینڈنٹ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	چیئرمین
2۔ڈاکٹر نجمہ افضل ممبر بورڈ آف مینجمنٹ پی ایم سی الائیڈ ہسپتال فیصل آباد	ممبر
3۔ڈاکٹر زاہد مالک میڈیکل سپرٹینڈنٹ سول ہسپتال فیصل آباد	ممبر

نمائندہ ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن گورنمنٹ آف پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور

4۔ای ڈی او ہیلتھ فیصل آباد ممبر

نمائندہ ڈپٹی سیکرٹری جنرل گورنمنٹ آف پنجاب، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور

دوسری کمیٹی

1۔ڈاکٹر راشد مقبول میڈیکل سپرٹینڈنٹ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد چیئرمین

2۔ڈاکٹر نجمہ افضل ممبر بورڈ آف مینجمنٹ پی ایم سی الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ممبر

3۔ڈاکٹر عبدالرؤف میڈیکل سپرٹینڈنٹ سول ہسپتال فیصل آباد ممبر

نمائندہ ڈپٹی سیکرٹری جنرل / ایڈمن گورنمنٹ آف پنجاب، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور

(ج) جی ہاں ابھرتی سے پہلے اخبار میں اشتہار دیئے گئے تھے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔روزنامہ جنگ مورخہ 24.07.2014

2۔روزنامہ ایکسپریس مورخہ 24.12.2014

3۔روزنامہ دنیا مورخہ 14.06.2015

4۔روزنامہ نوائے وقت مورخہ 07.08.2015

5۔روزنامہ نوائے وقت مورخہ 13.082015

(د) تمام بھرتیاں میرٹ پر کی گئیں میرٹ ایڈیشنل میڈیکل سپریٹنڈنٹ (ایڈمن) نے تیار کیا جس کی معاونت محمد ارشد آفس اسسٹنٹ اور محمد اکرم میو سینئر کلرک نے کی۔

(ہ) ان بھرتیوں پر صرف ایک شکایت ڈی سی او آفس فیصل آباد کی جانب سے موصول ہوئی جس کا باقائدہ جواب ایم ایس الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی طرف سے ارسال کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال میں وارڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3128: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کتنے وارڈز پر مشتمل ہے اور ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے، اس میں کس کس مرض کے وارڈ ہیں؟

(ب) ہر وارڈ میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج)ہر وارڈ کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل وارڈ وائز بتائیں؟

(د)ہر وارڈ کی بلڈنگ میں کمروں کی تعداد کتنی ہے ہر وارڈ میں بیک وقت کتنے مریض داخل ہو سکتے ہیں، تفصیل علیحدہ علیحدہ وارڈ وائز بتائیں؟

(ہ)ہر وارڈ میں ڈاکٹروں کے مختص کمروں کی تعداد کتنی ہے اور کس وارڈ میں مزید کمروں کی ضرورت ہے؟

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 جنوری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف)

نمبر شمار	وارڈز	بیڈز	ڈاکٹرز	نرسز	پیرامیڈیکل
1	گائنی یونٹ I	65	08	14	11
2	گائنی یونٹ II	62	09	14	12
3	لیبر روم	25	04	47	10
4	آرتھوپیڈک وارڈ	72	09	14	10
5	بچہ وارڈ I&II	118	15	56	21
6	میڈیکل یونٹ I	62	14	19	12
7	میڈیکل یونٹ II	63	13	16	10
8	میڈیکل یونٹ III	56	08	16	10
9	نیوسرجری وارڈز I&II	70	07	37	10
10	ای این ٹی وارڈ I&II	64	11	11	13
11	سرجیکل یونٹ I	62	10	13	10
12	سرجیکل یونٹ II	62	07	14	10
13	سرجیکل یونٹ III	62	07	13	10

14	یورالوجی سرجری	62	07	14	12
15	بچہ سرجری وارڈ	30	04	11	07
16	پلاسٹ سرجری وارڈ	31	10	16	20
17	سی سی یو I&II	40	07	19	18
18	آئیسولیشن / ڈینگی وارڈ	10	03	09	06
19	پرائیویٹ وارڈ	100	06	11	19
20	آن کالوجی وارڈ	69	06	16	17
21	ایمرجنسی وارڈ	100	16	81	114
22	آئی سی یو I&II	26	04	19	07
23	ڈائیلسیز یونٹ	20	05	13	09
24	آئی وارڈ	54	12	10	10
	ٹوٹل	1385		1385	

مندرجہ بالا ڈاکٹرز کے علاوہ 283 Post Graduate FCPS-II ڈاکٹرز اور 195 ہاؤس آفیسرز مختلف وارڈوں میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) جواب جز "الف" میں درج ہے۔

(ج)

2011-12	2012-13	2013-14	2014-15
1185611075	1339269100	1559371730	1648572000

اس تخمینہ میں ملازمین کی تنخواہیں، یوٹیلٹی اخراجات، میڈیسن اور دیگر متفرق اخراجات شامل ہیں

(د) ہر وارڈ کی بلڈنگ میں چھ کمرے ہیں۔ وارڈوں کی علیحدہ تفصیل اور ان میں جتنے مریض داخل ہوتے ہیں ان کا جواب جز "الف" میں درج ہے۔

(ہ)ہر وارڈ میں کمروں کی تعداد چھ ہے اور وارڈ میں ڈاکٹروں کے لئے تین کمرے مختص ہیں اور فی الوقت کسی وارڈ میں مزید کمروں کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

ضلع سرگودھا: کارڈیالوجی سنٹر کا قیام و دیگر تفصیلات

*3230: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا ڈویژن واحد ڈویژن ہے جس میں دل کے مریضوں کے لئے کوئی سہولت نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے دل کے مریضوں کو انجیو گرافی کے لئے بھی فیصل آباد یا لاہور جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ صحت ضلع سرگودھا کے عوام کو کارڈیالوجی سنٹر کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک سرگودھا میں کارڈیالوجی سنٹر قائم کیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 4دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25فروری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں دل کے مریضوں کیلئے ابتدائی سہولیات میسر ہیں جن میں ETT & ECHO کی سہولت بھی موجود ہے اور مریض ان سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ب) انجیو گرافی کی سہولت موجود نہ ہے اور مریضوں کو فیصل آباد یا لاہور ریفر کیا جاتا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ ہے جس سے پورے ڈویژن کے لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ کارڈیالوجی سنٹر کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

ضلع سرگودھا: ٹی ایچ کیو ہسپتال کی تعمیر و دیگر تفصیلات

***3233:** چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 46 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں کروڑوں روپے کی لاگت سے ٹی ایچ کیو ہسپتال کی منظوری دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کا تقریباً 75 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب کافی عرصہ سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے اس ہسپتال کا کام روک دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی عرصہ سے کام بند رہنے کی وجہ سے اس ہسپتال کا مکمل شدہ کام بھی ناکارہ ہو رہا ہے اور لاکھوں روپے مالیت کی مشینری بھی ضائع ہو رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس ہسپتال کو فوری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 4 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 فروری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) درست ہے کہ موجودہ RHC چک نمبر 46 جنوبی میں ٹی ایچ کیو ہسپتال لیول کی محکمہ صحت فسلیٹیز مہیا کرنے کے لیے بلڈنگ تعمیر کرنے کی منظوری ہوئی۔

(ب) درست ہے کہ صوبائی محکمہ تعمیرات سرگودھا نے بذریعہ گورنمنٹ ٹھیکیدار سے ہسپتال مکمل کر دیا ہے۔

(ج) صوبائی محکمہ تعمیرات سرگودھا نے نئی عمارت مکمل کر لی ہے واپڈا کو محکمہ تعمیرات نے بجلی کنکشن کے لیے فنڈ جمع کروا دیئے ہیں اب واپڈا نے ٹرانسفارمر لگا دیا ہے اور بجلی کنکشن بھی لگ گیا ہے۔

(د) صوبائی محکمہ تعمیرات سرگودھا نے نئی بلڈنگ محکمہ صحت کے حوالے نہیں کی اس عرصہ میں ہسپتال کی فٹنگ اور Joinery ورک کو کچھ نقصان پہنچا ہے جو کہ محکمہ تعمیرات نے درست قرار دیا ہے ہسپتال کے لیے خریدی گئی مشینری اور طبی آلات ضرورت کے مطابق استعمال ہو رہے ہیں۔

(ہ) محکمہ صحت سرگودھا مسلسل محکمہ تعمیرات سرگودھا سے رابطے میں ہے تاکہ نئی بلڈنگ ضروری فنشنگ کے بعد محکمہ صحت کے حوالے کی جائے اور بلڈنگ Completion کا سرٹیفکیٹ دیا جائے جونہی نئی عمارت محکمہ صحت کے حوالے کی جائے گی RHC کا سٹاف نئی عمارت میں شفٹ ہوکر نئی بہتری کے ساتھ کام شروع کر دے گا اور تحصیل لیول ہسپتال کو چلانے کے لیے گورنمنٹ پنجاب ہیلتھ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مزید نئی پوسٹیں منظور کرنے کے لیے فورا لکھ دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

ضلع فیصل آباد: بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3236: محترمہ ثریا نسیم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنے بی ایچ یو، آر ایچ سی اور ہسپتال کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کیا ان میں ڈاکٹرز اور دیگر سٹاف پورا ہے؟

(ج) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں گائناکالوجسٹ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال تاندلیانوالہ میں ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ کی سہولت اور ادویات ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 4فروری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل تاندلیانوالا، ضلع فیصل آباد میں 23 بنیادی مراکزِ صحت، 3 رورل ہیلتھ سنٹرز اور 1 تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال واقع ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر کنجوانی میں 51 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 3 خالی ہیں۔

رورل ہیلتھ سنٹر ماموں کانجن میں 61 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 07 خالی ہیں۔

رورل ہیلتھ سنٹر پنڈی شیخ موسیٰ میں 52 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 10 خالی ہیں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال, تاندلیانوالا میں 113 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 12 خالی ہیں۔

کلاس فور کی بھرتی کا اشتہار دیا گیا تھا لیکن مقامی حکومت کے الیکشن کی وجہ سے الیکشن کمیشن نے ہر قسم کی

بھرتی پر پابندی عائد کردی تھی جس کی وجہ سے بھرتی مکمل نہ ہو سکی اب انتخابات کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے لہذا اب اس کی بھرتی کی جارہی ہے۔

جبکہ ہر بی ایچ یو پر منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 10 ہے۔ جبکہ بی ایچ یو 545 / GB, GB / 427 اور 490 / GB میں میڈیکل آفیسرز کی اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال تاندلیانوالا میں 2 گائناکولوجسٹ بھرتی کرلی گئی ہیں۔

(د) تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال تاندلیانوالا میں ہیپاٹائٹس کے ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے اور ادویات دی جارہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

ضلع اوکاڑہ: رورل ہسپتال بصیرپور کے مسائل کی تفصیلات

*3245: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رورل ہسپتال بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی دیوار اور مین گیٹ ٹوٹ چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں مریضوں کو بازار سے میڈیسن منگوانی پڑتی ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، الٹراء ساؤنڈ اور لیبارٹری کی مشین خراب پڑی ہیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ہسپتال کے مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 6 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 19 فروری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) درست ہے رورل ہسپتال بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کا مین گیٹ اور دیوار مرمت کروا لی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے تمام ضروری ادویات ہسپتال میں موجود ہیں اور مریضوں کو میڈیکل آفیسر کی جاری کردہ آؤٹ ڈور پرچی کے مطابق مہیا کی جاتی ہیں۔

(ج) درست نہ ہے رورل ہسپتال بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ایکسرے مشین، ای سی جی مشین، الٹرا ساؤنڈ اور لیبارٹری کی مشینیں درست حالت میں ہیں اور مریضوں کے ٹیسٹ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کیئے جاتے ہیں۔

(د) جی ہاں! مذکورہ حکومت عوام کے علاج ومعالجہ کے لئے ہر ممکن کوشاں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

ضلع اوکاڑہ: بی ایچ یو کی ابتر صورتحال و دیگر تفصیلات

*3250: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام کوارٹر ناکارہ ہو چکے ہیں اور اس وقت ان میں کوئی ملازم رہائش پذیر نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ ناکارہ ہوئے 5 سال ہو چکے ہیں اور اس بلڈنگ کا میٹریل، گاڈر، ٹی آر، کھڑکیاں، واٹر پمپ اور قیمتی درخت چوری کر لئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں عرصہ دراز سے کوئی ایم بی بی ایس ڈاکٹر نہ ہے صرف ڈسپنسر ہے جو مریضوں کو چیک کرتا ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر تعینات کرنے، بلڈنگ کی تعمیر ومرمت کرنے، چوری کیا گیا سامان واپس لانے اور ہسپتال میں تمام ضروری سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 6 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 19 فروری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) درست ہے اور کوارٹرز رہائش کے قابل نہ ہیں۔

(ب)درست ہے ہسپتال کی مرمتی کا کیس ڈسٹرکٹ آفیسر بلڈنگ اوکاڑہ کو بھیجا ہوا ہے اور فنڈ آنے پر مرمتی کام شروع ہو جائے گا سامان چوری کی ایف آئی آر متعلقہ تھانہ درج کروائی ہوئی ہے لیکن تاحال چوری شدہ سامان کے بابت کچھ پتہ نہ چلا ہے۔

(ج)ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے ایم بی بی ایس ڈاکٹرز تعینات نہ ہیں۔

(د) ضلعی حکومت ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی تعیناتی بذریعہ Walk in Interview کر رہی ہے اور بنیادی مرکز صحت چک فیض آباد میں ڈاکٹر تعینات کر دیا جائے گا اور مرمتی کا کام بھی شروع ہو جائے گا۔ نیز ی چوری شدہ سامان کی برآمدگی کیلئے متعلقہ بی ایچ یو کا انچارج ایف آئی آر کی پیروی کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

ضلع گوجرانوالہ: بی ایچ یوز اور ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3321: محترمہ ناہید نعیم: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں کل کتنے بی ایچ یوز اور ہسپتال ہیں؟

(ب) مذکورہ بی ایچ یوز میں کونسی کونسی بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(ج) ضلع گوجرنوالہ میں بی ایچ یوز میں موجود کل سٹاف کی تعداد کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 13دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں 93بی ایچ یوز، 10آر ایچ سیز، اور ایک ڈی ایچ کیو / ٹیچنگ ہسپتال ہے۔

(ب) مذکورہ بی ایچ یوز میں بنیادی سہولیات میں جنرل او پی ڈی، ویکسینیشن ای پی آئی، ایم سی ایچ سروسز اور سی ڈی سی کی سہولیات موجود ہیں۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں بی ایچ یوز میں کل منظور شدہ سٹاف کی تعداد 1277 اور خالی اسامیوں کی تعداد 75 ہے۔

(د) خالی اسامیوں پر بھرتی جاری ہے، اور جلد ہی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

سرگودھا: کروڑوں روپے سے تعمیر کردہ بی ایچ یوز کو چالو حالت میں لانے کی تفصیلات

*3327: میاں مناظر علی رانجھا: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 31 سرگودھا میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کروڑوں روپے سے تعمیر کردہ بی ایچ یوز موضع طالب والا، موضع میانہ کوٹ اور موضع نصیر پور کلاں ابھی تک ورکنگ کنڈیشن میں نہ ہے جبکہ ان کا 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور عمارات تو بالکل مکمل ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کا عملہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کا قیمتی سامان اور کھڑکیاں وغیرہ لوگ اکھاڑ کر لے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان بی ایچ یوز میں عملہ اور دیگر ضروری سامان فراہم کرنے اور ان کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) درست ہے حلقہ پی پی 31 سرگودھا میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے کروڑوں روپے سے تعمیر کروائے ہیں اور ماسوائے بی ایچ یو نصیر پور کلاں میں فٹنگ کا کام اور فراہمی بجلی بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بقایا ہے۔

(ب) بی ایچ یو عملہ تعینات کر دیا گیا ہے اور وہاں کے لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔

(ج) حکومت کی منظور شدہ سیٹوں کے مطابق عملہ تعینات کر دیا گیا ہے اور سامان مہیا کر کے طبی سہولیات میسر کر دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

ضلع سرگودھا: بی ایچ یوز، آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***3345: ڈاکٹر نادیہ عزیز:** کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سرگودھا پی پی 34 میں کتنے بی ایچ یوز، آر ایچ سیز، ٹی ایچ کیو ہیں، ان میں کتنے یونٹس میں ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں، ان اسامیوں کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) ٹی ایچ کیو سرگودھا میں اس وقت کتنے شعبہ جات کام کر رہے ہیں

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا ٹی ایچ کیو میں برن یونٹ اور کارڈیالوجی یونٹ موجود نہ ہے؟

(د) اگر جواب ہاں میں ہے تو یہ یونٹس کب تک بنا دیئے جائیں گے؟

(ہ) سرگودھا میں نیا ڈی ایچ کیو بنانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور اس کا کتنا فیصد استعمال ہو چکا ہے؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل سرگودھا پی پی 34 میں صرف ایک ہی بی ایچ یو چک نمبر 43/NB ہے۔ بی ایچ یو میں 43/NB میں میڈیکل آفیسر اور پیرامیڈیکل سٹاف تعینات ہے۔ کوئی آسامی خالی نہ ہے۔

(ب) تحصیل سرگودھا پی پی 34 سرگودھا سٹی میں واقع ہے اس لئے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نہ ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ جنرل سرجری، گائنی، یورالوجی، آرتھوپیڈک، ناک کان گلا، آئی، ڈینٹل، نیوروسرجری، ڈائیلیسیس سروسز، میڈیسنز شعبہ بچگان، ڈرماٹالوجی، آئی سی یو، سی سی یو، فزیوتھراپی پیتھالوجی، ریڈیالوجی (USG,X-Ray، سی ٹی سکین) بلڈ ٹرانسفیوژن، ری ھبلیٹیو سروسز، انکالوجی، انتھیزیا۔

(ج) تحصیل سرگودھا پی پی 34 سرگودھا سٹی میں واقع ہے اس لئے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نہ ہے۔ جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں دونوں شعبہ جات موجود ہیں۔

(د) تحصیل سرگودھا پی پی 34 سرگودھا سٹی میں واقع ہے اس لئے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال نہ ہے۔ جبکہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں دونوں شعبہ جات موجود ہیں۔

(ہ) نئے ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے 515.212 ملین مشینری و طبی آلات خریدنے کے لئے 514.068 ملین مختص کئے گئے ہیں، ڈی ایچ کیو ہسپتال کی نئی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے۔اور ہسپتال نئی بلڈنگ میں شفٹ ہو چکا ہے اور تمام شعبہ جات عوام کو خدمات میسر کر رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

فیصل آباد: بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3351: محترمہ عفت معراج اعوان: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 53 جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کام کر رہے ہیں، ان کی تعداد بتائی جائے؟

(ب) ان میں ڈاکٹرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ج) کتنی ایسی یونین کونسلز ہیں جن میں نہ تو کوئی بی ایچ یو ہے اور نہ ہی کوئی ڈسپنسری ہے۔ تعداد بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) حلقہ پی پی 53 جڑانوالا ضلع فیصل آباد میں 14 بی ایچ یوز ہیں جبکہ کوئی آر ایچ سی نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی 53 جڑانوالا ضلع فیصل آباد میں 14 بی ایچ یوز میں سے صرف BHU 96/GB پر میڈیکل آفیسر کی اسامی خالی ہے۔ یونہی کوئی ڈاکٹر اس اسامی کے لیے درخواست دے گا تو یہ پُر کر دی جائے گی۔

(ج) کوئی یونین کونسل ایسی نہ ہے جس میں کوئی بی ایچ یو یا ڈسپنسری نہ ہو۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال میں سینئر رجسٹرار کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3359:جناب محمد افضل گل: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں اس وقت کتنے سینئر رجسٹرار کام کر رہے ہیں؟

(ب)ان میں سے کتنے سینئر رجسٹرار کنٹریکٹ پر کب سے ملازمت کر رہے ہیں اور ان کو مستقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کنٹریکٹ پر کام کرنے والے سینئر رجسٹرار پروموشن کے لئے کوالیفائی، مستقل نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کر رہے جبکہ ان کے بعد میں بھرتی ہونے والے ایس ایم او کو بطور اسسٹنٹ پروفیسر ترقی دے دی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ان سینئر رجسٹرار کو مستقل کرنے اور ان کو پروموشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 13 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف)اس وقت شیخ زائد ہسپتال رحیم یار خان میں 22 سینئر رجسٹرار کام کر رہے ہیں اور یہ تمام مستقل بنیادوں پر تعینات ہیں۔

(ب)اس وقت شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں کوئی بھی سینئر رجسٹرار کنٹریکٹ پر تعینات نہ ہے۔

(ج) جی نہیں یہ درست نہیں ہے۔

(د) جی ہاں محکمہ صحت حکومت پنجاب مستقل بنیادوں پر تعینات سینئر رجسٹرار کو تمام شعبوں میں سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی دیکر اسسٹنٹ پروفیسر تعینات کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

ملتان: پی پی 200 میں قائم ڈسپنسریوں کی تعداد و تفصیل

*3371:جناب شوکت حیات بوسن: کیاوزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی 200 ملتان میں اس وقت کتنے بی ایچ یو، آر ایچ سی اور کتنی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت پی پی 200 میں آر ایچ سی کو اپ گریڈ کر کے ٹاؤن ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو ایوان کو تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 4 فروری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) اس وقت محکمہ صحت ملتان کے تحت پی پی 200 میں 10 بنیادی مراکز صحت، 01 دیہی مرکز صحت اور ایک رورل ڈسپنسری کام کر رہی ہے۔

(ب) جی نہیں۔ ضلع ملتان میں فی الوقت تین ٹاؤن ہسپتال کام کر رہے ہیں جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔ ٹاؤن ہسپتال ممتاز آباد موسیٰ پاک ٹاؤن ملتان

۲۔ ٹاؤن ہسپتال رحیم آباد، بوسن ٹاؤن ملتان

۳۔ ٹاؤن ہسپتال s بلاک نیو ملتان، شاہ رکن عالم ٹاؤن ملتان

ADP 2015-16 کے تحت دیہی مرکز صحت قادر پور راں پی پی 201 کو اپ گریڈ کر کے 50 بیڈ کا ٹاؤن ہسپتال بنانے کی تجویز ہے جس بابت Feasibility Report محکمہ صحت حکومت پنجاب کو چٹھی نمبری 21928 بتاریخ 29-09-2015 ارسال کی گئی تھی۔ جس پر محکمہ صحت نے ای ڈی او ہیلتھ کی جمع کرائی گئی فیزیبلیٹی رپورٹ کا معائنہ کیا گیا جس پر یہ بتایا گیا ہے کہ قادر پور راں کو تحصیل ڈکلیئر نہیں کیا گیا ہے اور موقع پر صرف 20 کنال کا رقبہ دستیاب ہے جبکہ تحصیل ہسپتال بنانے کے لئے یا RHC کو Upgrade کرنے کے لئے تحصیل کا نوٹیفیکیشن اور 100 کنال رقبہ ضروری ہوتا ہے لہذا یہ منصوبہ پالیسی پیرامیٹرز کو پورا نہیں کرتا اور قابل عمل نہیں ہے۔ وزیر اعلی کے دفتر کو چٹھی نمبر (VIII Po(D-III)8-15/13(VIII بتاریخ 3 نومبر 2015 کو مطلع کر دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)</u>

<u>ڈی ایچ کیو ہسپتال، ڈی جی خان میں قائم ٹراما سنٹر سے متعلقہ تفصیلات</u>

*3395: <u>محترمہ نجمہ بیگم:</u> کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈی جی خان میں کب ٹراما سنٹر قائم ہوا؟

(ب) کیاٹراماسنٹر میں مکمل سہولیات میسر ہیں اور ٹراماسنٹر میں کون کون سی مشین مہیا ہیں؟
(ج) ٹراماسنٹر میں کتنے افراد کام کر رہے ہیں، سب کے نام اور عہدہ کے مطابق تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال ڈی جی خان میں ٹراماسنٹر جولائی 2011 کو قائم ہوا تھا
(ب) سی ٹی سکین، ایکسرے، لیبارٹری، الٹراساؤنڈ، وینٹی لیٹر، آئی سی یو اور حادثاتی کیس کے علاج معالجہ کی سہولت 24 گھنٹے موجود ہے۔
(ج) ٹراماسنٹر میں جو افراد جو کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال سے متعلقہ تفصیلات

*3398: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟
(ج) مذکورہ بالا ہسپتال میں مریضوں کے لئے کون کونسی طبی مشینری موجود ہے۔ کون کونسی نہ ہے اور یہ کب تک ہسپتال کو فراہم کر دی جائے گی؟
(د) سال 11-2010 سے آج تک مریضوں کو جو مفت ادویات فراہم کی گئیں، ان ادویات پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 17 فروری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) DHQ ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال 464 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب)ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال میں مریضوں کو تمام امراض کی تشخیص اور علاج کی اہم سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج)موجودہ ہسپتال کو اپ گریڈ کرنے کی منظوری کے بعد سکیم کو اے ڈی پی میں شامل کر لیا گیا ہے جس کی کل مالیت 3637.815 ملین روپے ہے۔بلڈنگ کے لیے 1492.825 ملین روپے اور طبی مشینری اور آلات کے لیے 2144.990 ملین روپے کے فنڈز مہیا کیے جائیں گے۔پہلے مرحلے میں ہسپتال بلڈنگ کو اپ گریڈ کیے جانے کے سلسلے میں اسی سال 205 ملین فنڈز دیے جائیں گے۔جب بلڈنگ مکمل ہونے کے قریب ہو گی تب طبی مشینری کے لیے فنڈز جاری کر دیے جائیں گے۔

(د)2010-15 تک فراہم کردہ ادویات کا خرچہ درج ذیل ہے۔فروری 2016 کے لیے ادویات کی لسٹ درج ذیل ہے۔

1۔سال 2010-11	91,31,605/۔روپے
2۔سال 2011-12	98,16,022/۔روپے
3۔سال 2012-13	3,62,62,606/۔روپے
4۔سال 2013-14	3,72,08,399/۔روپے
5۔سال 2014-15	4,40,00,000/۔روپے
6۔سال 2015-16	کا بجٹ۔ 7,60,00,000/روپے
سال 2015-16 کا خرچہ	1523948/۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

پی پی 222 ساہیوال میں قائم مراکز صحت کی تعداد اور متعلقہ تفصیلات

*3399: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پی پی 222 ضلع ساہیوال میں کتنے بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب)درج بالا مراکز صحت میں تعینات سٹاف کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

(ج)مذکورہ بالا مراکز صحت میں مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور روزانہ کتنے مریض ہر مرکز صحت پر مستفید ہو رہے ہیں، تفصیل الگ الگ مرکز وائز فراہم کی جائے؟

(د) ان مراکز صحت میں سٹاف کی جو کمی ہے، اس کو کب تک پر کر دیا جائے گا، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 17 فروری 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف)پی پی 222 میں دس 10 بنیادی مراکز صحت ہیں۔

58/G-D,87/6-R,91/6-R,92/6-R,89/6-R,119/9-L,114/9-L,100/9-L اسد اللہ پور، قطب شہانہ۔پی پی 222 میں دو (02) بنیادی مراکز صحت ہیں۔

120/9-L کمیر، 112/9-L بڈھ ڈھکو۔

(ب)درج بالا مراکز صحت میں تعینات عملہ کے نام، عہدہ اور گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ہر دیہی مراکز صحت میں مندرجہ ذیل شعبے قائم ہیں جو مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

شعبہ بیرونی مریضاں، شعبہ اندرونی مریضاں، شعبہ ایکسرے، شعبہ لیبارٹری، شعبہ الٹرا ساؤنڈ، شعبہ ای سی جی، شعبہ آپریشن، شعبہ ڈینٹل سرجری، شعبہ ای پی آئی، شعبہ زچہ بچہ، شعبہ ٹی بی ڈاٹس۔

ہر بنیادی مراکز صحت میں مندرجہ ذیل شعبے کام کر رہے ہیں جو مریضوں کو صحت کی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

شعبہ بیرونی مریضاں، شعبہ ای پی آئی، شعبہ زچہ بچہ، شعبہ ٹی بی ڈاٹس۔

1. دیہی مراکز صحت L-9/120 کمیر میں روزانہ تقریباً 133 مریض صحت کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

2.دیہی مراکز صحت L-9/112 بڈھ ڈھکو میں روزانہ تقریباً60مریض صحت کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

3.ہر بنیادی مرکز صحت میں روزانہ تقریباً50مریض صحت کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(د) سٹاف کی کمی کو کافی حد تک پر کر لیا گیا ہے باقی ماندہ جو سٹاف کی کمی ہے چند روز تک ختم کر دی جائے گی۔ڈاکٹرز اور ڈینٹل سرجن کی بھرتی ایڈہاک کی بنیاد پر کی جا رہی ہے۔ جیسے ہی امیدوار آتا ہے بھرتی کر دیا جاتا ہے۔بنیادی مراکز صحت PRSP کے زیر انتظام ہیں ان پر بھرتی PRSP اتھارٹی کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

صوبہ میں تشخیصی لیبارٹریز سے متعلقہ تفصیلات

*3421: سید محمد سبطین رضا: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنی تشخیصی لیبارٹریز ہیں اور ان کی کنٹرولنگ اتھارٹی کون ہے؟

(ب) تشخیصی لیبارٹری کے لائسنس کے حصول کا طریقہ کار کیا ہے اور اس کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت کیا ہونی چاہیے؟

(تاریخ وصولی 18دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 31مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) تشخیصی لیبارٹریز کی حتمی تعداد کا فی الحال تعین نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان کی تعداد کے بارے میں کسی ادارے کے پاس مکمل معلومات نہیں ہیں۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے پنجاب میں واقع تمام علاج گاہوں سے متعلق معلومات کو منظم طریقے سے محفوظ کرنے کا ایک لائحہ عمل ترتیب دیا ہے جس کے تحت تمام علاج گاہوں بشمول تشخیصی لیبارٹریز کو شمار کیا جا رہا ہے اور ان کے متعلق بنیادی معلومات اکھٹی کی جا رہی ہیں۔ سر دست یہ کام پنجاب کے پانچ ڈویژنز کے 19 اضلاع میں جاری ہے اور امید ہے کہ تمام معلومات 31جنوری تک مکمل ہو جائیں گی جبکہ ماندہ اضلاع میں یہ کام مالی سال 17-2016 میں مکمل کیا جائے گا۔اس وقت سرکاری شعبہ میں قائم تشخیصی لیبارٹریز کی

کنٹرولنگ اتھارٹی اسی ہسپتال کے صحت کے شعبہ کا متعلقہ سربراہ(EDO Health) یا پرنسپل / میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہے۔ پرائیوٹ لیبارٹری کی کنٹرولنگ اتھارٹی متعلقہ لیبارٹری کے مالکان / منتظمین ہیں۔

(ب) تشخیصی لیبارٹریز کے لائیسنس کے حصول کا طریقہ کار دیگر کسی بھی طبی ادارے کے لائسنس کے حصول کی طرح ہے جس کی تفصیل پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کی ویب سائٹ پر دی گئی ہے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)اس طریقہ کار کے تحت پنجاب کے مختلف اضلاع میں سے ابھی تک 181 لیبارٹریز نے لائسینس حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دی ہیں۔ جن کی جانچ پڑتال مجوزہ معیارات(Minimum Sevice of Deleivery Standards)کی روشنی میں کی جارہی ہے۔مزید برآں تشخیصی لیبارٹری چلانے کے لئے کسی بھی پتھالوجسٹ کی کم از کم تعلیمی قابلیت PMDC کے متعین کردہ معیار اور قوائد کے مطابق ہونی چاہئے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

لاہور: پرائیویٹ ہسپتالوں کی رجسٹریشن کا طریق کارودیگر تفصیلات

*3465: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پرائیویٹ ہسپتالوں کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) لاہور میں پرائیویٹ رجسٹرڈ ہسپتالوں کی تعداد کتنی ہے نیز جن ہسپتالوں نے ابھی تک رجسٹریشن نہیں کروائی کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) لاہور کے گلی محلوں میں جو کلینک کھلے ہوئے ہیں ان کو کس طرح چیک کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014)

جواب

وزیر صحت

رجسٹریشن کے حصول کا طریقہ کار:

(الف) صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام اداروں کے لئے قانوناً لازمی ہے کہ وہ پنجاب ہیلتھ کمیشن کے تجویز کردہ رجسٹریشن فارم کے مطابق کمیشن سے رجسٹریشن کرائیں۔ رجسٹریشن فارم کمیشن

کی ویب سائٹ یا کمیشن کے دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ رجسٹریشن حاصل کرنے کے لئے دستخط شدہ مکمل فارم مطلوبہ کوائف اور دستاویزات کے ساتھ کمیشن کے دفتر میں جمع کرانا ضروری ہے۔

لائسنس کے حصول کا طریقہ کار:

1۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ 2010ء میں متعین کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق رجسٹریشن کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام اداروں پر لازم ہے کہ وہ پنجاب ہیلتھ کمیشن کے لائسنس حاصل کریں۔ لائسنس کے حصول کے لئے درخواست برائے لائسنس بمعہ فیس جمع کروائی جاتی ہے۔ ضروری دستاویزات کا تفصیلی معائنہ کرنے کے بعد عبوری لائسنس (Provisional License) جاری کیا جاتا ہے

2۔ عبوری لائسنس (Provisional License) حاصل کرنے والے ادارے کو کم از کم مطلوبہ معیادات (Minimum Service Delivery Standards) فراہم کیے جاتے ہیں۔

3۔ عبوری لائسنس (Provisional License) حاصل کرنے والے ادارے کے عملہ کو ان کم از کم مطلوبہ معیارات Minimum Service Delivery Standards پر ٹریننگ دی جاتی ہے تا کہ ان کے نفاذ کو یقینی بنا سکیں۔

4۔ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والا ادارہ ان کم از کم معیارات کو متعین شدہ وقت میں نافذ کرنے کے بعد پنجاب ہیلتھ کمیشن کو اطلاع کرتا ہے۔

5۔ پنجاب ہیلتھ کمیشن کی جانب سے قانون کے مطابق مقرر کردہ غیر جانبدار ماہرین کی ٹیم اس ادارے کا معائنہ کرتی ہے اور اس بات کی جانچ کرتی ہے کہ کم از کم مطلوبہ معیارات کا کس حد تک نفاذ ہو رہا ہے۔

6۔ معائنہ رپورٹ کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا ہے کہ کم از کم مطلوبہ معیارات کے نفاذ کی کیا صورت حال ہے مکمل عملدرآمد کی صورت میں ریگولر لائسنس دیا جاتا ہے اور معیارات پر پورا نہ اترنے کی صورت میں لائسنس کا اجراء معیارات کے مکمل نفاذ تک موخر کر دیا جاتا ہے اور بعض صورتوں میں قانون کے مطابق جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔

(ب) لاہور میں کمیشن کے ساتھ اب تک رجسٹرڈ ہسپتالوں کی تعداد 246 ہے جن ہسپتالوں نے ابھی تک رجسٹریشن نہیں کروائی انہیں مطلع کیا جارہا ہے کہ وہ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن ایکٹ کی رو سے ان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے ادارے کو کمیشن سے رجسٹرڈ کروائیں بصورت دیگر ان کے خلاف PHC ایکٹ 2010ء کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

(ج) گلی محلے میں جو کلینک کھلے ہیں وہ دو طرح کے ہیں۔

مستند معالجین کے کلینک:

ایسے معالجین کے کلینک جو (پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل، پاکستان نرسنگ کونسل، نیشنل کونسل برائے ہومیو کلینک اور نیشنل کونسل برائے طب کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔ ایسے کلینک پر علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرنے والے معالجین کو بذریعہ اشتہار، ایس ایم ایس اور خطوط رجسٹریشن کروانے کی ہدایات دی جارہی ہیں اور یہ باور کرایا جارہا ہے کہ کمیشن کے ساتھ رجسٹریشن کروانا اور لائسنس حاصل کرنا قانونی ذمہ داری ہے اور رجسٹریشن نہ کروانے کی صورت میں ان کے خلاف تادیبی کارروائی ہو سکتی ہے۔

غیر مستند معالجین کے کلینک:

عطائی جو مندرجہ بالا دیئے گئے اداروں سے رجسٹرڈ نہیں ہیں ان کے خلاف مہم جاری ہے اور ضلعی حکومت کے تعاون سے غیر مستند معالجین کے کلینک بند کئے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں یکم جولائی سے عطائیت کے خلاف جاری مہم میں ابھی تک ضلع لاہور میں 976 عطائیوں کی علاج گاہیں اور کلینک بند کئے جاچکے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)</u>

<u>فیصل آباد: انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے بارے میں تفصیلات</u>

<u>*3471: میاں طاہر</u>: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کب قائم کیا گیا، ان کا کل تخمینہ لاگت کتنا تھا؟

(ب) اس انسٹیٹیوٹ میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں اور روزانہ کتنے مریضوں کے آپریشن ہو رہے ہیں؟

(ج)اس انسٹیٹیوٹ میں کتنے ہارٹ سرجن تعینات ہیں،ان کے نام، عہدہ، گریڈاور تعلیمی قابلیت مع تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(د)اس انسٹیٹیوٹ میں کتنے بیڈز ہیں اور ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ہ)اس کی ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف ڈیوٹی دے رہا ہے مزید کتنے سٹاف کی ضرورت ہے؟

(و)اس انسٹیٹیوٹ کی ایمرجنسی میں کس کس طبی مشینری کی ضرورت ہے اور اس کی فراہمی کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کی OPD کا افتتاح 13 نومبر 2007 کو ہوا۔ اس کی تعمیر پر 776.247 ملین لاگت آئی۔

(ب)اس انسٹیٹیوٹ میں روزانہ تقریباً 54 مریض داخل ہوتے ہیں اور روزانہ 6 مریضوں کے آپریشن ہو رہے ہیں OPD میں روزانہ تقریباً 900 سے 1100 تک مریض آتے ہیں۔

(ج)اس انسٹیٹیوٹ میں 3 ہارٹ سرجن ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت مع تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)اس وقت اس انسٹیٹیوٹ میں 202 بیڈز ہیں اور اس کی ایمرجنسی 18 بیڈز پر مشتمل ہے۔

نوٹ:ایمرجنسی میں بیڈز کی تعداد بڑھانے کے لیے موجودہ ADP میں سکیم شامل کی گئی ہے جس کا تخمینہ 149.431 ملین روپے ہے۔ اس سال اس سکیم کے لیے 50 ملین روپے مختص کیے گئے ہیں۔ سکیم مکمل ہونے پر ایمرجنسی بیڈز کی تعداد 18 سے بڑھ کر 66 ہو جائے گی۔

(ہ) ایمرجنسی میں درج ذیل عملہ تین شفٹوں میں کام کر رہا ہے۔

Doctors = 13 Morning 5 Evening 4 Night 4

Nurses = 31 Morning 11 Evening 10 Night 10

Paramedics = 15 Morning 7 Evening 4 Night 4

ایمرجنسی میں درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

SR = 8 Morning 2 Evening 3 Night 3

MO = 8 Morning 2 Evening 2 Night 2

Nurses = 15 Morning 5 Evening 5 Night 5

Paramedics = 9 Morning 3 Evening 3 Night 3

(و) C T Anglography Machine (1) کی سکیم پچھلے سال ADP میں شامل ہونے کے لیے PC-I موصول ہوگیا تھا مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے سکیم ADP میں شامل نہ ہو سکی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

گجرات: ڈی ایچ کیو ہسپتال کے بارے میں تفصیلات

*3472: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال گجرات کتنے بیڈز پر مشتمل ہے۔اس میں کتنے وارڈز ہیں؟ ہر وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وائز اور مد وائز بتائیں؟

(ج) اس ہسپتال میں اس وقت کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) اس ہسپتال میں کون کونسی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) اس ہسپتال میں مزید کس کس طبی مشینری کی ضرورت ہے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال 492 بیڈز پر مشتمل ہے۔کاپی نوٹیفیکیشن بطور جز الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کاپی بطور جز(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کاپی بطور جز(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کاپی بطور جز(د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کاپی بطور جز(ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

لاہور: چلڈرن ہسپتال کے بارے میں تفصیلات

*3473: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس کی بلڈنگ کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس ہسپتال میں کتنے اور کس کس مرض کے وارڈ ہیں، ہر وارڈز کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ج) اس کی ایمرجنسی میں کتنے مریضوں کو داخل کیا جا سکتا ہے؟

(د) اس کی ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز ڈیوٹی بیک وقت فرائض سرانجام دیتے ہیں؟

(ہ) اس ہسپتال کی انتظامیہ ایمرجنسی میں داخل مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہے؟

(و) کیا ایمرجنسی میں ڈیوٹی دینے والے ملازمین کی کبھی حاضری کی اچانک چیکنگ کی گئی ہے تو پچھلے دو ماہ کی تفصیلات فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) چلڈرن ہسپتال لاہور کا کل رقبہ 317 کنال ہے اور اس کی بلڈنگ کا کل رقبہ SFT 1,092,509 ہے۔

(ب) ہسپتال میں قائم وارڈز کی تعداد 28 ہے اور ان میں موجود بیڈز کی تعداد 684 ہے۔ مزید تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ہسپتال کی ایمر جنسی 60 بیڈز پر مشتمل ہے۔تاہم کس سیریس مریض کو بیڈ کی عدم دستیابی کی بنیاد پر علاج معالجے سے انکار نہیں کیا جاتا اس طرح ہر روز اوسطاً 300 سے 350 مریضوں کو داخل کیا جاتا ہے۔

(د)ہسپتال کی ایمر جنسی میں ہر شفٹ میں بیک وقت 12 سے 14 جونیئر اور سینئر ڈاکٹرز ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

(ہ)ہسپتال کی ایمر جنسی میں داخل مریضوں کو مفت علاج و مفت ادویات اور مفت ٹیسٹوں کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(و)ایمر جنسی میں ڈیوٹی دینے والے ملازمین کی حاضری روزانہ کی بنیاد پر چیک کی جاتی ہے۔ پچھلے دوماہ کا حاضری ریکارڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 9فروری 2016)

لاہور: جنرل ہسپتال کے بارے میں تفصیلات

*3474: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر صحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور جنرل ہسپتال میں کتنے وارڈز کس کس مرض کے ہیں، ہر وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب)ہر وارڈ میں کتنے ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور نرسز ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج)ہر ہسپتال کا سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وائز اور مد وائز بتائیں؟

(د)اس ہسپتال میں مذکورہ سالوں کے دوران کتنی مالیت کی ادویات بذریعہ ایل پی خرید کی گئیں؟

(ہ)اگر ان دو سالوں کے بجٹ کا آڈٹ ہوا ہے تو کتنی رقم کی خورد برد کا انکشاف ہوا ہے اور کیا اس کی مزید تحقیقات حکومت کروا رہی ہے یا نہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف)لاہور جنرل ہسپتال لاہور 1000 بیڈز پر مشتمل ہے اور وارڈز اور یونٹ کی تفصیل کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں ڈاکٹرز، میڈیکل سٹاف اور نرسز مختلف شعبہ جات میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔(تفصیلاً لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ج)لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل سال وائز اور ہیڈ آف اکاؤنٹ وائز لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)لاہور جنرل ہسپتال لاہور کی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران درج ذیل مالیت بذریعہ ایل پی خریدی گئی۔

44005500/-	2011-12
17699996/-	2012-13

(ہ) آڈٹ رپورٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔آڈٹ رپورٹ اس کے competent forum(DAC/SDAC) میں discuss کی جائے گی اور اگر اس میں کوئی irregularity پائی گئی تو SDAC کی ہدایات کی روشنی میں کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

لاہور: سروسز ہسپتال کی ایمرجنسی میں دستیاب سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*3484: میاں طارق محمود: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کی ایمرجنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(ب) ایمرجنسی میں کون کون سے طبی شعبہ جات ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اس وقت ایمرجنسی میں کتنے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) اس ایمرجنسی کا سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات کی تفصیل بتائیں۔یہ اخراجات کس کس مد میں ہوئے تھے؟

(ہ) اس ایمرجنسی میں کون کون سی سہولیات مریضوں کے لئے فراہم کی گئی ہیں؟

(و) اس میں مزید کون کون سی سہولیات کی ضرورت ہے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) سروسز ہسپتال لاہور کی ایمر جنسی 120 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) سرجیکل ایمر جنسی، میڈیکل ایمر جنسی، آرتھوپیڈیک ایمر جنسی، بچہ ایمر جنسی کے علاوہ نیورو سرجری، ناک، کان گلہ، آئی اور گردہ مثانہ کے یونٹ on call ایمر جنسی attend کرتے ہیں۔

(ج) مستقل سٹاف، ڈاکٹرز 30، نرسز 96 اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد 270 ہے۔ اس کے ہر روز متعلقہ میڈیکل، سرجیکل اور بچہ میڈیکل وارڈز کے ڈاکٹرز ایمر جنسی میں ڈیوٹی روسٹر کے مطابق ڈیوٹی دیتے ہیں۔ سرجیکل اور میڈیکل ایمر جنسی میں ہر شفٹ میں کم از کم 10 سے 15 ڈاکٹرز کام کرتے ہیں۔

(د) اخراجات سال 12-2011 اور 13-2012 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) میڈیکل ایمر جنسی، سرجیکل ایمر جنسی، آرتھوپیڈیک ایمر جنسی، بچہ ایمر جنسی، بلڈ بنک، ایکسرے، الٹراساؤنڈ، سی ٹی سکین، لیبارٹری، آپریشن تھیٹر، شعبہ طب شرعی، ڈینگی کاؤنٹر، خسرہ کاؤنٹر، ای سی جی۔ یہ سہولیات ہر دن 24 گھنٹے، پورا سال مفت مہیا کی جاتی ہیں۔

(و) محکمہ صحت، حکومت پنجاب، ہسپتال ہذا میں مریضوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی مناسبت سے بستروں کا اضافہ کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں تیزی سے کام جاری ہے۔ مزید برآں ہسپتال کی ایمر جنسی اور ان ڈور سروس کو بہتر بنانے کے لیے تجاویز بھی زیر غور ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

قصور کے علاقہ کوٹ رادھا کشن میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کے بارے میں تفصیلات

*3498: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) کے رورل ایریا میں بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز میں بے شمار ڈاکٹروں کی پوسٹیں خالی ہیں، ان پوسٹوں کو Fill up کیوں نہ کیا جا رہا ہے؟

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کوٹ رادھا کشن میں صرف ایک ڈاکٹر کام کر رہا ہے باقی پوسٹ خالی ہیں ان کو Fill کرنے کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 70 فیصد بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز ڈاکٹروں کے بغیر چل رہے ہیں اور یہاں پر پیرامیڈیکل سٹاف ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر صحت

(الف) تحصیل کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) کے بی ایچ یوز / آر ایچ سی میں ڈاکٹروں کی تمام خالی پوسٹیں Fill Up ہو چکی ہیں۔

(ب) کوٹ رادھا کشن میں تحصیل کوارٹرز ہسپتال موجود نہ ہے بلکہ RHC قائم ہے جس میں تمام ڈاکٹر تعینات ہیں اور کام کر رہے ہیں کوٹ رادھا کشن میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال زیر تعمیر ہے۔

(ج) تحصیل کوٹ رادھا کشن کے تمام مراکز صحت (بی ایچ یوز / آر ایچ سی) میں ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں اور اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں

(تاریخ وصولی جواب 9 فروری 2016)

لاہور	رائے ممتاز حسین بابر
9 فروری 2016ء	سیکرٹری

بروز بدھ 10 فروری 2016 محکمہ صحت کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	2514۔2832۔2833۔3055
2	شیخ علاؤالدین	2759
3	میاں طاہر	2819۔2820۔3471
4	ڈاکٹر سید وسیم اختر	704۔2484
5	محترمہ نگہت شیخ	2323۔2388
6	محترمہ فائزہ احمد ملک	2829۔2941
7	محترمہ حنا پرویز بٹ	3077۔3080
8	ملک ذوالقرنین ڈوگر	3090
9	جناب احسن ریاض فتیانہ	3107۔3128
10	چودھری فیصل فاروق چیمہ	3230۔3233
11	محترمہ ثریا نسیم	3236
12	چودھری افتخار احمد چھچھر	3245۔3250
13	محترمہ ناہید نعیم	3321
14	میاں مناظر علی رانجھا	3327
15	ڈاکٹر نادیہ عزیز	3345
16	محترمہ عفت معراج اعوان	3351
17	جناب محمد افضل گل	3359
18	جناب شوکت حیات بوسن	3371
19	محترمہ نجمہ بیگم	3395
20	جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ	3398۔3399
21	سید محمد سبطین رضا	3421

3465	ڈاکٹر نوشین حامد	22
3484۔3472	میاں طارق محمود	23
3474۔3473	جناب شہزاد منشی	24
3498	جناب محمد انیس قریشی	25